ہفتہ وار رسالہ: 240
WEEKLY BOOKLET-240

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب "نیکی کی دعوت"
کی ایک قسط مع ترمیم واضافہ بنام

مسکرانا سنّت ہے

صفحات 17

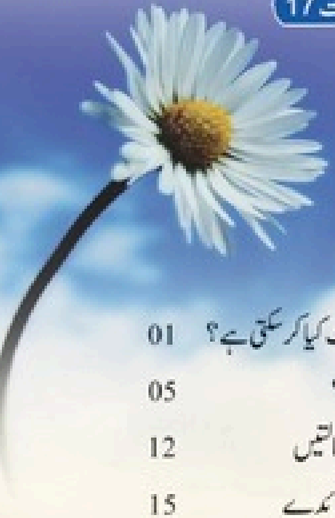

- معمولی سی مسکراہٹ کیا کر سکتی ہے؟ 01
- کیا صحابہ ہنستے تھے؟ 05
- پڑھے لکھوں کی جہالتیں 12
- مسکرانے کے طبی فائدے 15

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یہ مضمون "نیکی کی دعوت" صفحہ 245 تا 258 سے لیا گیا ہے۔

مُسکرانا سنّت ہے

دُعائے عطار! یاربَّ المصطفیٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ "مُسکرانا سنّت ہے" پڑھ یا سُن لے، اُسے اپنے پیارے پیارے مسکرانے والے سب سے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی قیامت کے دِن شفاعت سے مُشرَّف کر کے جنّتُ الفردوس میں بے حساب داخِلہ نصیب فرما۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمان آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: قیامت کے روز لوگوں میں میرے نزدیک تر وہ ہو گا جس نے مجھ پر زیادہ دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔ (ترمذی، 2/ 27، حدیث: 484)

نیکی کی دعوت دینا صَدَقہ ہے

حضرتِ سیِّدُنا ابو ذَرغِفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِّ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: "اپنے (دینی) بھائی سے مُسکرا کر مِلنا تمہارے لیے صَدَقہ ہے اور نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے مَنع کرنا صَدَقہ ہے۔" (ترمذی، 3/ 384، حدیث: 1963)

بات کرتے ہوئے مُسکرانا سنّت ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ مبارکہ میں مسکرا کر ملنے، نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے کو صَدَقہ کہا گیا۔ سبحانَ اللہ! مسکرا کر ملنے کی تو کیا بات ہے! مسکرا کر ملنا، مسکرا کر کسی کو سمجھانا عُمُوماً نیکی کی دعوت کے مَدَنی کام کو نہایت سَہل و آسان بنا دیتا اور حیرت انگیز نتائج کا سبب بنتا ہے۔ جی ہاں آپ کی معمولی سی مُسکراہٹ کسی کا دل

www.dawateislami.net

جیت کراُس کی گناہوں بھری زندگی میں مَدَنی انقلاب برپا کرسکتی ہے اور ملتے وَقت بے رُخی اور لاپرواہی سے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے ہاتھ ملانا کسی کا دل توڑ کر اُس کو مَعاذَ اللہ گمراہی کے گہرے گڑھے میں گرا سکتا ہے، لہٰذا جب بھی کسی سے ملیں، گفتگو کریں اُس وَقت حتَّی الامکان مُسکراتے رہئے۔ اگر خُشک مزاجی یا بے توجُّہی سے ملنے کی خصلت ہے تو مِلنساری اور مُسکرا کر ملنے کی عادت بنانے کیلئے خوب کوشِش کیجئے، بلکہ مُسکرانے کی عادت پکّی کرنے کیلئے ضَرورتاً کسی کی ذِمّے داری بھی لگا دیجئے کہ وہ دوسروں سے بات کرتے ہوئے آپ کا منہ پھولا ہوا یا سَپاٹ مَحسوس کرے تو گاہے بہ گاہے یاد دِہانی کرواتے ہوئے کہتا رہے یا آپ کو اِس طرح کی تحریر دکھا دیا کرے: "بات کرتے ہوئے مُسکرانا سنّت ہے۔" جی ہاں واقعی یہ سنّت ہے۔ چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "حسنِ اخلاق" (73 صفحات) صَفْحَہ 15 پر ہے: حضرتِ اُمِّ دَرداء رضی اللہ عنہا، حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرداء رضی اللہ عنہ کے مُتعلِّق فرماتی ہیں کہ وہ ہر بات مُسکرا کر کیا کرتے، جب میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو اُنہوں نے جواب دیا: "میں نے حُسنِ اخلاق کے پیکر، محبوبِ ربِّ اکبر صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم دَورانِ گفتگو مسکراتے رہتے تھے۔"

(مکارم الاخلاق للطبرانی، ص319، رقم:21)

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں | اُس تبسُّم کی عادت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص303)

شرحِ کلامِ رضا: حدائقِ بخشش شریف میں شامل "سلامِ رضا" کے اِس مصرعے "جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں" کا آخِری لفظ "پڑیں" اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کی مَدَنی سوچ کا عظیم شَہ پارہ ہے۔ کیوں کہ اگر پڑیں کے بجائے "پڑے" لکھتے تو معنًا کسی ایک واقِعے کی طرف اشارہ مانا جاتا! مگر اعلیٰ حضرت نے "پڑیں" لکھ کر سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

www.dawateislami.net

کی عظیم صِفت بیان فرمادی۔ چنانچہ اِس مصرع کا معنٰی ہے: حیات ظاہری میں تو تسکین دینے سے غمزدہ دلوں کی کلیاں کِھل اُٹھتی تھیں مگر آج بھی سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم جب کسی دُکھیارے کو خواب میں یا کسی غلام کو قبر میں تسلّی دیتے ہیں تو وہ پُر سکون ہو جاتا ہے۔ اِس مصرعے میں یہ بھی اشارہ ہے کہ محشر میں بھی اپنے گنہگار اُمّتیوں کو ڈھارس بندھا کر چین و قرار بخشیں گے دوسرے مصرعے کے معنٰی ہیں: اُس تسکین بخش عادتِ کریمہ پر لاکھوں سلام ہوں۔ حضرت مولانا سیّد اختر الحامدی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اِس شِعر پر کیا خوب تضمین باندھی ہے۔ ؎

مُضطَرِب غم سے ہوتے ہُوئے ہنس پڑیں | رنج سے جان کھوتے ہوئے ہنس پڑیں
بخت جاگ اٹھیں سوتے ہوئے ہنس پڑیں | جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں

اُس تبسُّم کی عادت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللهُ علٰی مُحَمَّد

ہاتھ ملانے میں مُسکرانا مغفِرت کا باعث ہے

ایک روایت میں ہے کہ سیِّدُنا نُفَیْع اَعْمٰی رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بَرَاء بن عازِب رضی اللہُ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو اُنہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے مُصافَحہ فرمایا(یعنی ہاتھ ملائے) اور مسکرانے لگے، پھر پوچھا: جانتے ہو میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے عرض کی: نہیں۔ تو فرمانے لگے کہ نبیِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے مجھے شَرَفِ ملاقات بخشا تو میرے ساتھ ایسے ہی کیا پھر مجھ سے پوچھا: جانتے ہو میں نے ایسا کیوں کیا؟ تو میں نے عرض کی: نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا کہ جب دو مسلمان ملاقات کرتے وَقت مُصافَحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) ہیں اور دونوں ایک دوسرے کے سامنے اللہ پاک کے لئے مسکراتے ہیں تو ان کے جُدا ہونے سے پہلے ہی ان کی مغفِرت کر دی جاتی ہے۔

(معجم اوسط، 5/366 حدیث:7630)

www.dawateislami.net

باغِ جنّت میں محمد مسکراتے جائیں گے
پھول رَحمت کے جھڑیں گے ہم اٹھاتے جائیں گے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

مُسکرانے کی اچّھی بُری نیّتیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مذکورہ حدیثِ پاک میں لفظ ”اللّٰہ کیلئے“ اچّھی نیّت کی صَراحت کرتا ہے۔ بہَر حال کسی مسلمان سے ہاتھ ملانا اور دورانِ گفتگو مُسکرانا صِرف اسی صورت میں باعِثِ ثوابِ آخرت و مغفِرت ہے جبکہ یہ ہاتھ ملانا اور مُسکرانا صِرف اللہ پاک کی رِضا پانے کی نیّت سے ہو۔ اپنی ملنساری کا سکّہ جمانے، کسی مالدار یا سیاسی ”شخصِیَّت“ کی خوشنودی پانے، دُنیوی مذموم مَفاد پرستی والی ”ذاتی دوستی“ بڑھانے اور مَعاذَ اللہ اَمرد کے ہاتھوں کے مَساس (یعنی چُھونے) اور اُس کی جوابی مُسکراہٹ کے ذَرِیعے گناہوں بھری لذّت پانے وغیرہ بُری نیّتوں کے ساتھ نہ ہو۔ واقِعی وہ اسلامی بھائی بڑے خوش نصیب ہیں جو رضائے الٰہی پانے، اپنی مغفِرت کروانے، اتّباعِ سنّت کا ثواب کمانے، مسلمان کے دل میں خوشی داخِل فرمانے، اِنفِرادی کوشِش کے ذَرِیعے اسلامی بھائیوں کو نیک اعمال کا عامل اور سنّتوں کی تربیَت کے مَدَنی قافِلوں کا مسافِر بنانے وغیرہ حسبِ حال اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ملاقات و بات کرتے ہوئے مسکراتے رہتے ہیں۔

قہقہہ شیطان کی طرف سے ہے

کِھل کِھلا کر ہنسنا مناسِب نہیں کیوں کہ یہ سنَّت نہیں ہے بلکہ یہ تو شیطان کی جانِب سے ہے۔ جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ پاک کے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ”اَلْقَہْقَہَۃُ مِنَ الشَّیْطَانِ وَالتَّبَسُّمُ مِنَ اللہِ یعنی قہقہہ شیطان کی طرف سے ہے اور مسکرانا اللہ کی طرف سے ہے۔“ (معجم صغیر، 2/104، حدیث:1053)

www.dawateislami.net

حضرتِ علّامہ عبدُ الرَّءُوف مُناوی فرماتے ہیں: قَہقَہے سے مُراد آواز کے ساتھ ہنسنا ہے، شیطان اِسے پسند کرتا ہے اور اُس پر سُوار ہو جاتا ہے جبکہ تَبَسُّم سے مُراد بِغیر آواز کے تھوڑی مِقدار میں ہنسنا ہے۔(فیض القدیر، 4/706، تحت الحدیث:6196) مشہور مفسرِ قرآن حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مسکرانا اچھّی چیز ہے (اور) قہقہہ بُری چیز، تَبَسُّم حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی عادتِ کریمہ تھی (لہٰذا) جب کسی سے ملو مسکرا کر ملو۔ (مرآۃ المناجیح، 7/14)

قہقہہ گناہ نہیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رہے! قہقہہ لگانا اگرچہ شیطان کی طرف سے ہے، بُرا بھی ہے اور سنَّت بھی نہیں تاہم گناہ نہیں ہے۔ بِالفرض کسی عالِم صاحِب یا بُزُرگ کو قہقہہ لگاتا پائیں تو اُن کی طرف سے اپنے دل میں ہرگز کسی قسم کا مَیل نہ لائیں۔

خاموشی زیادہ ہنسی کم

رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم زیادہ خاموشی اختیار کرنے والے اور کم ہنسنے والے تھے۔ (مسند امام احمد، 7/407، حدیث: 20853) حافِظ ابنِ حجر رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: احادیثِ مبارَکہ کو جَمع کرنے سے جو بات ظاہِر ہوئی وہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم عام طور پر تبسُّم سے زیادہ نہیں ہنستے اور کبھی زیادہ ہو جاتا تو وہ ہنسی ہوتی اور ظاہِر یہی ہے کہ قَہقَہہ نہ ہوتا۔ (مواہب اللدنیہ، 2/54)

کیا صَحابہ ہنستے تھے؟

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ کیا رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے صَحابہ ہنستے تھے؟ فرمایا: ہاں اور اُن کے دلوں میں ایمان پہاڑ سے مضبوط تھا۔ (شرح السنۃ، 6/375) مشہور مفسرِ قرآن حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے

www.dawateislami.net

تحت فرماتے ہیں: شاید سائل (یعنی پوچھنے والے) نے وہ حدیث سنی ہو گی، ”زیادہ ہنسنا دل مُردہ کرتا ہے“ تو اُس نے سوچا ہو گا کہ حَضراتِ صَحابہ (علیہم الرضوان) کبھی نہ ہنستے ہوں گے (کیوں کہ) وہ حَضرات (تو) زندہ دل تھے پھر انہیں ہنسی سے کیا تعلّق! (سیِّدُنا ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کے ”ہاں“ میں) جواب (دینے) کا مقصد یہ ہے کہ ہنسنا حرام نہیں حلال ہے، وہ حَضرات (یعنی صحابۂ کرام علیہم الرضوان) وہ ہنسی نہ ہنستے تھے جو دل مُردہ کر دے یعنی ہر وَقت ہنستے رہنا بلکہ وہ ہنسی ہنستے تھے جو دل کو شگُفتہ (یعنی تَرو تازہ) رکھے اور سامنے والے کو بھی شگفتہ (یعنی تَرو تازہ) بنا دے۔

(مرآۃ المناجیح، 6/404)

کسی کو ہنستا دیکھ کر پڑھنے کی دُعا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کسی کو ہنستا دیکھیں تو ”بخاری شریف“ میں وارِد یہ دعا پڑھ لینی چاہیئے: اَضْحَکَ اللہُ سِنَّکَ (یعنی اللہ پاک تجھے ہنستا رکھے)

(بخاری، 4/123، حدیث: 6085)

مبلّغ اعلان کے ذَریعے مسجِد میں ہنسنے کی مُمانَعت کرے

مسجد میں موقع کی مناسَبَت سے مسکرانے کی تو اجازت ہے مگر ہنسنے یا قہقہہ لگانے کی اجازت نہیں۔ لہٰذا مسجِد میں دورانِ بیان کوئی ایسی بات آنے لگے جس میں حاضِرین کے ہنسنے کا امکان ہو تو مبلّغ کو چاہیئے کہ وہ اِس طرح اعلان کرے:

توجُّہ فرمایئے! ابھی ہم مسجِد میں ہیں اور مسجِد میں ضرورتاً صِرف مسکراہٹ کی اجازت ہے یعنی فَقَط ایسی ہنسی جس کی خود کو بھی آواز نہ آئے، آواز سے ہرگز نہ ہنسئے۔ فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم ہے: ”مسجِد میں ہنسنا قبر میں اندھیرا لاتا ہے۔“

(جامع صغیر، ص322، حدیث: 5231)

www.dawateislami.net

نَماز میں ہنسنے کے اَحکام

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”نماز کے احکام“(496 صفحات) صَفْحَہ 30 تا 31 پر ہے: ﴿1﴾ رُکوع وسُجُود والی نماز میں بالغ نے قہقہہ لگادیا یعنی اِتنی آواز سے ہنسا کہ آس پاس والوں نے سنا تو وُضو بھی گیا اور نماز بھی گئی، اگر اتنی آواز سے ہنسا کہ صِرف خود سنا تو نَماز گئی وُضو باقی ہے، مُسکرانے سے نہ نَماز جائے گی نہ وُضو۔(مراقی الفلاح، ص91) مُسکرانے میں آواز بِالکل نہیں ہوتی صرف دانت ظاہِر ہوتے ہیں ﴿2﴾ بالغ نے نَمازِ جنازہ میں قہقہہ لگایا تو نَماز ٹوٹ گئی وُضو باقی ہے۔(مراقی الفلاح، ص91) ﴿3﴾ نَماز کے علاوہ قہقہہ لگانے سے وُضو نہیں جاتا مگر دوبارہ کرلینا مُستحب ہے۔(مراقی الفلاح، ص84) ہمارے پیارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے کبھی بھی قہقہہ نہیں لگایا لہٰذا ہمیں بھی کوشِش کرنی چاہئے کہ یہ (قہقہہ نہ لگانے کی) سنّت بھی زِندہ ہو اور ہم زور زور سے نہ ہنسیں۔

مسلمان بھائی کے لیے مسکرانا صَدَقہ ہے

حضرتِ سیِّدُنا ابو ذَر رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ روح پرور ہے: تمہارا اپنے بھائی کے لئے مسکرانا بھی ”صَدَقہ“ ہے، نیکی کا حکم دینا بھی ”صَدَقہ“ ہے، بُرائی سے منع کرنا بھی ”صَدَقہ“ ہے، بھٹکے ہوئے کی راہنمائی کرنا بھی ”صَدَقہ“ ہے، کمزور نگاہ والے کی مدد کرنا بھی ”صَدَقہ“ ہے، راستے سے پتّھر، کانٹا اور ہڈّی کا ہٹادینا بھی ”صَدَقہ“ ہے، اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا بھی ”صَدَقہ“ ہے۔(ترمذی، 3/384، حدیث: 1963) نیز ایک روایت میں فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ہے: ہر قَرض صَدَقہ ہے۔(شعب الایمان، 3/284، حدیث: 3563)

مالی صدقے کی تعریف

عُموماً جب لفظ ”صدقہ“ بولا جاتا ہے تو ذہن ”خیرات“ کی طرف جاتا ہے۔ بے شک

www.dawateislami.net

خیرات کو بھی صدقہ بولتے ہیں، آیئے! لگے ہاتھوں ”مالی صَدَقے“ کی تعریف معلوم کرتے ہیں۔چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”ضیائے صدقات“(415 صفحات) صَفحہ 32 تا 33 پر ہے: لُغت میں صَدَقہ سے مُراد عَطِیَّۃٌ یُّرَادُبِھَا الْمَثُوْبَۃُ لَا الْمَکْرَمَۃُ (المنجد) یعنی ”صَدَقہ “وہ عَطِیَّہ (GIFT) ہے جس کے ذَرِیعے اپنی عزّت بڑھانے کے بجائے ثواب کا ارادہ کیا جائے۔(مطلب یہ ہے کہ وہ عطیہ (عَ۔طِی۔یَہ۔یعنی انعام) صَدَقہ کہلاتا ہے، جس کے دینے کا مقصد اپنی عزّت بڑھانا اور واہ واہ چاہنا نہ ہو صرف ثواب کی نیّت سے دیا گیا ہو) علّامہ سیِّد شریف جُرجانی حنفی رحمۃُ اللہِ علیہ نے صَدَقہ کی تعریف ان الفاظ میں بیان کی: ھِیَ الْعَطِیَّۃُ تَبْتَغِیْ بِھَا الْمَثُوْبَۃَ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی۔ یعنی، صَدَقہ وہ عطیہ (GIFT) ہے جو اللہ پاک کی بارگاہ سے ثواب کی اُمّید پر دیا جائے۔(کتاب التعریفات، ص95)

صدقے اِس انعام کے قربان اِس اکرام کے ہو رہی ہے دونوں عالم میں تمہاری واہ واہ

(حدائقِ بخشش، ص135)

شَرحِ کلامِ رضا: میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ اِس نعتیہ شعر میں فرماتے ہیں: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! ربِّ باری کے اِس انعام واکرام پر میں واری جاؤں کہ اُس نے آپ کو تمام مخلوقات میں سب سے بُلند شان کا مالِک کیا ہے اور یہ اُسی کا کرم ہے کہ دونوں جہانوں میں آپ کی عظمتوں اور رِفعتوں کے ڈنکے بج رہے ہیں۔ ؎

سب سے اَولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی سب سے بالا و والا ہمارا نبی

(حدائقِ بخشش، ص138)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

اندرونی اَمراض ایک دم غائب ہو گئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نَمازوں اور سنّتوں پر عمل کی عادت ڈالنے کیلئے دعوتِ

www.dawateislami.net

اسلامی کے دینی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے، نیک بننے کے نُسخے پر مبنی "نیک اعمال" کے مطابِق زندگی کے شب و روز گزار کر اپنے آپ کو سنّتوں کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشِش کرتے رہیے، سنّتوں کی تربِیَت کیلئے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے۔ آپ کی ترغیب و تحریص کیلئے مَدَنی قافلے میں سفر کی بَرَکت سے ایک اندرونی امراض سے دو چار مریض کی شفایابی کی ایک مَدَنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں چُنانچِہ ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے کہ میں ایک عرصے سے بعض اندرونی امراض کا شکار تھا۔ مَرَض کی شدّت کا یہ عالم تھا کہ جب بھی سوتا آزمائش ہو جاتی۔ علاج پر کثیر رقم خرچ کرنے کے باوجود اِفاقہ نہ ہوا، میں اس مَرَض سے تنگ آ چکا تھا۔ میں نے جب سنا کہ مَدَنی قافِلوں میں دعائیں قبول ہوتی ہیں تو ہمّت کر کے سنّتوں کی تربِیَت کے مَدَنی قافلے کا مسافِر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مَدَنی قافلے میں سفر کے دَوران میں نے دُعا کی اور اس کی بَرَکت سے میرا مرض ایسا ختم ہوا کہ گویا کبھی تھا ہی نہیں!

قلب پر زنگ ہو، قافلے میں چلو، نفس سے جنگ ہو، قافلے میں چلو
پاؤں میں لنگ ہو، قافلے میں چلو، درد سے تنگ ہو، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

دُعا کی قَبولیت میں تاخیر سے نہ گھبرایئے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مَدَنی قافلے میں سنّتوں بھرا سفر شِفا کا سبب بن گیا اور کیوں نہ بنتا کہ دورانِ سفر اور وہ بھی عاشِقانِ رسول کے قُرب میں دعائیں جو مانگی تھیں۔ اللہ پاک کے نیک بندوں کے قُرب میں مانگی جانے والی دُعا رَد نہیں کی جاتی۔ اگر کبھی قَبولیّتِ دعا میں تاخیر ہو تو گھبرانا اور جلدی مچانا نہ چاہیے۔ دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "فضائلِ دُعا" (318 صفحات) صفحہ 97 پر ہے: دُعا کے قبول میں جلدی نہ کرے حدیث شریف میں

www.dawateislami.net

ہے کہ خدائے پاک تین آدمیوں کی دعا قَبول نہیں کرتا۔ ایک وہ کہ گناہ کی دُعا مانگے، دوسرا وہ کہ ایسی بات چاہے کہ قَطعِ رِحم (یعنی رشتہ کاٹنا) ہو، تیسرا وہ کہ قَبول میں جلدی کرے، کہ میں نے دعا مانگی اب تک قَبول نہ ہوئی۔ ایسا شخص گھبرا کر دُعا چھوڑ دیتا ہے اور مطلب سے محروم رہتا ہے۔

دُعا کی قبولیت کا نُسخہ

کسی مریض کو شِفا نہ ہوتی ہو تو پہلے کچھ خیرات کر دیجئے پھر غیرِ مکروہ وَقت میں دو رَکعت نَفل ادا کرکے گِڑگِڑا کر دُعا مانگئے اِن شاءَ اللہ دُعا قَبول ہوگی۔ "فضائلِ دُعا" صَفحہ 59 تا 60 پر ہے: (قبولیّتِ دُعا کے آداب میں سے): ادب 5: دُعا سے پہلے کوئی عملِ صالِح (یعنی نیک عمل) کرے کہ خدائے کریم کی رَحمت اس (دعا کرنے والے) کی طرف مُتَوَجِّہ ہو۔ صَدَقہ، خُصُوصًا پوشیدہ، اس اَمر میں اثرِ تمام رکھتا ہے (یعنی بالخصوص چُھپا کر خیرات کرنا دُعا کی قَبولیّت میں بہت مُؤثّر ہے) (پارہ 28 سورۃ المجادلہ آیت نمبر 12 میں ہے:)

فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ؕ ترجَمۂ کنزُ الایمان: تو اپنی عرض سے پہلے کچھ صَدَقہ دے لو۔ (پ 28، المجادلہ: 12)

(دعا سے قبل صَدَقہ دینا واجِب نہیں مُستحب ہے) صَفحَہ 61 پر ہے: ادب 9: وقتِ کراہت نہ ہو تو دو رَکعت نَماز خلوصِ قلب سے پڑھے کہ جالبِ رحمت (یعنی رحمت کا سبب) ہے اور رحمت، موجِبِ نعمت۔ (12 وقتوں میں نوافل پڑھنا منع ہے ان 12 اوقات کی تفصیل مکتبۃ المدینہ کی کتاب، فضائلِ دعا صَفحہ 61 تا 62 پر حاشیے میں دیکھ لیجئے)

ناکارہ گُردوں کا علاج ہو گیا

کراچی کی ایک "شخصیت" کو یَرقان (پیلیا) ہو گیا، پیٹ میں پانی بھر گیا، گُردے بھی فیل ہو گئے، اور بے ہوشی چھا گئی، بہُت بڑا آدمی تھا اور ماں باپ کا اِکلوتا (یعنی ایک ہی بیٹا) اور

www.dawateislami.net

ان کے بڑھاپے کا سہارا ابھی یہی تھا، کُہرام مچ گیا18 ڈاکٹر دیکھ کر چلے گئے، سبھی نے لاعلاج قرار دیا، 19 واں ڈاکٹر آیا، اُس نے اُس کے والِدَین کو بتایا کہ طریقۂ علاج میں ایک کمی ہے اور وہ آپ ہی پوری کر سکتے ہیں، مجھے امّید ہے اللہ کی رَحمت ہو جائے گی۔ حسبِ توفیق کچھ صَدَقہ یعنی خیرات کر دیجئے پھر دو رَکعت نَفْل ادا کر کے گڑ گڑا کر دعا مانگئے۔ خیرات، نوافل اور دعا کی ترکیب شُروع کر دی گئی، والدَین تین دن تک گڑ گڑا کر اپنے بیٹے کی صحت کی بار گاہِ الٰہی میں بھیک مانگتے رہے، تیسرے دن اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! گُردوں نے کام کرنا شروع کر دیا، یَرقان اور پیٹ کے پانی میں کمی آنی شُروع ہوئی اور ایک ہفتے کے اندر اندر حیرت انگیز طور پر مریض بالکل صِحّت یاب ہو گیا۔

شِفا دے الٰہی شفا دے الٰہی گنہ کے مرض کو مٹا دے الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دو نَشے

حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیِّدہ آمِنہ رضی اللہُ عنہا کے گلشن کے مہکتے پھول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک تم لوگ اپنے ربّ (کریم) کی طرف سے دلیل (یعنی ہِدایت) پر ہو جب تک تم میں دو نشے ظاہر نہ ہوں، ایک جَہالت کا نَشہ دوسرا دُنیوی زندگی سے مَحبَّت کا نَشہ۔ پس تم لوگ (ابھی تو) نیکی کا حکم دیتے ہو اور بُرائیوں سے مَنع کرتے ہو اور اللہ پاک کی راہ میں جِہاد کرتے ہو (لیکن) جب تم میں دُنیا کی مَحبَّت پیدا ہو جائے گی تو تم نہ تو نیکی کا حکم دو گے اور نہ بُرائیوں سے مَنع کرو گے اور نہ اللہ پاک کی راہ میں جِہاد کرو گے۔ پس اُس وقت قراٰن و سنّت کی بات کہنے والا مُہاجِرین اور انصار میں سب سے پہلے ایمان لانے والوں کی طرح ہو گا۔ (مجمع الزوائد، 7/533، حدیث: 12159)

www.dawateislami.net

پڑھے لکھوں کی جہالتیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! افسوس! فی زمانہ یہ دونوں ”مذموم نشے“ عام دیکھے جا رہے ہیں۔ جہالت کے نشے میں آج ہماری غالب اکثریّت بدمست ہے۔ شاید آپ سمجھیں کہ تعلیم تو خوب عام ہو گئی ہے اور جگہ بہ جگہ اسکول اور کالج کُھل چکے ہیں اب جہالت کہاں رہی ہے؟ تو مُعاف کیجئے دُنیوی تعلیم ”جہالت“ کا علاج نہیں۔ صحیح یہی ہے کہ اسلامی اَحکام پر مبنی فرض عُلُوم حاصِل کرنے ہی سے دِین سے جہالت دُور ہو سکتی ہے۔ فی زمانہ مسلمانوں کی بھاری اکثریّت میں ضَروری دینی معلومات کا بے حد فُقدان (یعنی نہ ہونا) ہے۔ آج دنیا جن لوگوں کو ”تعلیم یافتہ“ کہتی ہے اُن کی اکثریّت دُرُست مخارِج سے قراٰنِ کریم نہیں پڑھ سکتی! یہ جہالت نہیں تو کیا ہے؟ ”پڑھے لکھوں“ سے وُضو اور غسل کا صحیح طریقہ یا نَماز کے اَرکان پوچھ لیجئے شاید ہی کوئی بتا پائے، ان سے جنازے کی دُعا سنانے کی فرمائش کر دیکھئے شاید بغلیں جھانکنے لگیں! افسوس صد کروڑ افسوس! آج کل اکثر مسلمانوں کی توجُّہ صِرف و صِرف دُنیوی تعلیم کی طرف ہے، اِسی کی ہر طرف پذیرائی (یعنی مقبولیت) ہے، ساری دولت و قُوّت اِسی پر صَرف کی جارہی ہے جبکہ دینی تعلیم کے ادارے مُفت پڑھانے، مُفت کِھلانے اور قِیام کی مُفت سہولتیں بہم پہنچانے کے باوُجود ویران پڑے ہیں۔ یقیناً یہ سب ”دنیاوی زندگی کے نشے“ کے کرشمے ہیں۔

مجھے دَر پہ پھر بُلانا مَدَنی مدینے والے   مَئے عشق بھی پلانا مَدَنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش، ص283)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

اَگلوں کی مِثل اَجر

حُضُور نبیِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا اِرشادِ عظیم ہے: ”بے شک میری

www.dawateislami.net

اُمّت میں سے بعض لوگ ایسے بھی ہوں گے جو اپنے اَگلوں (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کی مِثْل اَجر دیئے جائیں گے۔ یُنْکِرُوْنَ الْمُنْکَرَ وہ بُرائی سے منْع کرتے ہوں گے۔"

(مسند امام احمد، 5/576، حدیث:16592)

حضرتِ علّامہ مولانا عبدُالرَّءُوف مُناوی رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اللہ پاک مسلمانوں کی اس قوم کو جن کے ذَرِیعے دِین کو تقویّت ملے گی، صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کی مِثْل ثواب عطا فرمائے گا۔ (فیض القدیر، 1/680، تحت الحدیث:2485)

کوئی مبلّغ کسی صحابی کے برابر ہو ہی نہیں سکتا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مذکورہ رِوایت سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ بُرائی سے منْع کرنے والے مُبلّغین کو صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان سے برابری حاصِل ہو جائے گی ہرگز ایسا نہیں، یہ طے شدہ اَمر ہے کہ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کو جو شَرَفِ صحابیّت حاصل ہے اِس کا مُقابلہ غیرِ صحابی اُمّتی کو ملنے والی کوئی بھی فضیلت نہیں کر سکتی۔ سرورِ دوعالَم، نورِ مُجسّم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: لَاتَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا مَّابَلَغَ مُدَّ اَحَدِھِمْ وَلَانَصِیْفَہٗ یعنی میرے کسی صحابی کو گالی نہ دو اگر تم میں سے کوئی اُحُد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے تو وہ ان کے ایک یا نِصف مُد کو نہیں پہنچے گا۔ (بخاری، 2/522، حدیث: 3673) مُد ایک پیمانہ ہے جو دو حجازی رَطل کا ہوتا ہے اور رَطل تقریباً آدھے سیر وزن کا ہوتا ہے اور کوئی غیرِ صحابی کروڑوں نیکیاں کر کے بھی کسی ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے مرتبے کو نہیں پہنچ سکتا جیسا کہ مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "بہارِ شریعت" جلد 1 صَفحَہ 253 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: "کوئی ولی کتنے ہی بڑے مرتبے کا ہو، کسی صحابی کے رُتبے کو نہیں پہنچتا۔" صَفحَہ 247 پر فرماتے ہیں: حدیث میں ہَمراہیانِ سیّدُنا اِمام مہدی (رضی اللہ

www.dawateislami.net

عنہ) کی نسبت آیا کہ: ”اُن میں ایک کے لیے پچاس کا اَجر ہے، صَحابہ (علیہمُ الرِّضوان) نے عرض کی: اُن میں کے پچاس کا یا ہم میں کے؟ فرمایا: بلکہ تم میں کے۔“ تو اَجر اُن (یعنی سیِّدُنا امام مہدی رضی اللہُ عنہ کے ساتھیوں) کا زائد ہوا، مگر افضلیت میں وہ (لوگ) صَحابہ (علیہمُ الرِّضوان) کے ہمسر (یعنی برابر) بھی نہیں ہو سکتے، زِیادت (یعنی زائد ہونا) دَرکنار، کہاں امام مَہدی (رضی اللہُ عنہ) کی رَفاقت (یعنی ساتھی ہونا) اور کہاں حُضُور سیِّدِ عالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صَحابیَّت! اِس کی نظیر (یعنی مثال) بِلاتَشبِیہ یوں سمجھئے کہ سلطان (یعنی بادشاہ) نے کسی مُہِم (یعنی جنگ) پر وزیر اور بعض دیگر افسروں کو بھیجا، اس (جنگ) کی فتح پر ہر افسر کو لاکھ لاکھ روپے اِنعام دیئے اور وزیر کو خالی پروانۂ خوشنودیِ مزاج دیا تو انعام اُنھیں (افسروں) کو زائد ملا، مگر کہاں وہ (لاکھ لاکھ روپے پانے والے افسران) اور کہاں (بادشاہ کی خوشنودی کی سند پانے والا) وزیرِ اعظم کا اِعزاز! (بہارِ شریعت، ۱/247-253)

صَحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کی شانِ عَظَمت نشان کو حضرتِ سیِّدُنا امیرِ مُعاوِیَہ (مُ-عا-وِیَہ) رضی اللہُ عنہ کے بارے میں منقول ان دو حِکایتوں سے سمجھئے: ﴿1﴾ حضرتِ سیِّدُنا مُعافیٰ بن عمران رحمۃُ اللہِ علیہ سے پوچھا گیا: کیا حضرت سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃُ اللہِ علیہ حضرتِ امیر مُعَاوِیَہ رضی اللہُ عنہ سے بہتر ہیں؟ تو آپ رضی اللہُ عنہ کو جلال آگیا اور فرمانے لگے کہ حُضُورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صَحابی پر کسی (غیرِ صَحابی) کو قِیاس نہ کیا جائے، حضرتِ امیر مُعاوِیَہ رضی اللہُ عنہ رسولِ انور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کاتبِ وحی اور وحی پر آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے امین ہیں۔ (تاریخ بغداد، ۱/224، وتاریخ دمشق، 59/208) ﴿2﴾ کسی نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارَک رحمۃُ اللہِ علیہ سے پوچھا: حضرتِ سیِّدُنا اَمیر مُعاوِیہ رضی اللہُ عنہ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃُ اللہِ علیہ میں سے کون افضل ہے؟ فرمایا: ”اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ہمراہی میں حضرتِ اَمیر مُعاوِیَہ رضی اللہُ عنہ کے گھوڑے کی ناک

www.dawateislami.net

میں داخِل ہونے والا غُبار حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ سے ہزار گُنا بہتر ہے۔“
(فتاویٰ حدیثیہ، ص401)

شیخ الاسلام حضرتِ علّامہ ابنِ حجر ہیتَمی شافِعی رحمۃُ اللہِ علیہ حِکایت نمبر 2 کی وَضاحت کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ اس سے حضرتِ سیّدُنا عبد اللہ بن مبارَک رحمۃُ اللہِ علیہ کی مُراد یہ ہے کہ حضرتِ اَمیر مُعاوِیہ رضی اللہُ عنہ نے حُضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی زیارت وصحبت کا جو شَرَف پایا ہے اس کے برابر کوئی عمل یا شَرَف ہو ہی نہیں سکتا۔
(فتاویٰ حدیثیہ، ص401)

ہم کو اَصحابِ محبوبِ خدا سے پیار ہے ۔۔۔ اِن شاءَ اللہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

(امیرِ اہلِ سنّت دَامت بَرَکاتُہم العالیہ کی کتاب نیکی کی دعوت کا مضمون یہاں ختم ہوا)

مُسکرانے کے حیرت انگیز طِبّی فوائد

☆ انسانی چہرے میں دو سو پوائنٹس ایسے ہیں جن سے مختلف ایکسپریشنز (Expressions) اور جذبات مثلاً غصّہ، غم، افسردگی، شرمندگی وغیرہ کا اظہار ہوتا ہے اور یہ دو سو پوائنٹس مل کر چہرے پر مختلف تاثرات دیتے ہیں۔ مسکراہٹ چہرے کے لیے واحد ایسا فعل ہے جس کی وجہ سے یہ دو سو کے دو سو پوائنٹس حرکت میں آجاتے ہیں۔

☆ جو شخص مُسکرانے کا عادی نہیں ہوتا تو اُس کا چہرہ ایکسپریشن لیس (Expressionless) یعنی جذبات سے عاری ہو جاتا ہے بلکہ یوں سمجھ لیں کہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔

☆ اللہ پاک نے انسانی جسم میں بیماریوں سے لڑنے کا جو سسٹم رکھا ہے جسے (Immune System) کہتے ہیں مُسکرانے سے اس کی طاقت میں اضافہ ہوتا ہے۔

☆ ٹینشن ریلیف (Tension relief) کرنے میں مُسکراہٹ اہم کردار ادا کرتی ہے اور یہ بلڈ پریشر (Blood Pressure) پر فائدہ مند اثر ڈالتی ہے۔

☆ یونانی طب کی کتاب میں ہے کہ دَمہ (Asthma) جو ایک ڈھیٹ مرض ہے، کہا جاتا ہے

www.dawateislami.net

کہ یہ قبر تک ساتھ جاتا ہے، مُسکراہٹ کو دَمہ کا بھی ایک علاج قرار دیا گیا ہے۔

☆جب کوئی شخص مسکراتا ہے تو اس کے جسم سے اینڈریوفائن (Endrophine) نامی ایک ہارمون نکلتا ہے جو ایک قدرتی درد کُش (Natural Pain Killer) دوا ہے۔

☆ایک ریسرچ ہے کہ ایک مسکراہٹ انسانی دماغ کو دوہزار چاکلیٹ بار سے زیادہ متحرک اور خوشگوار کرتی ہے۔

☆سب سے بڑی بات یہ ہے کہ پیارے آقا مدینے والے مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تبسم فرمایا کرتے تھے، اس ضمن میں دو احادیثِ مبارکہ ملاحظہ کیجئے:

﴿1﴾ حضرت عبداللہ بن حرث فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے زیادہ کسی کو مُسکراتے نہیں دیکھا۔(ترمذی، 5/542، حدیث:227)

﴿2﴾ حضرت جریر رضی اللہُ عنہ کا کہنا ہے کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجھ کو نہیں روکا یعنی جو مانگا وہ عطا کیا اور جب بھی مجھے دیکھا تو تبسم فرماتے ہی دیکھا۔(ترمذی، 5/542، حدیث:230)

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں　　اُس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

ذرا سوچئے! اگر آپ گھر میں ہر کسی سے مسکرا کر بات کریں، راستے میں کسی سے ملاقات ہو تو آپ کے چہرے پر مسکراہٹ آجائے، مسجد میں نمازیوں سے مسکراہٹوں کا تبادلہ ہو رہا ہو تو آپ کے اندر کا موسم اور باہر کا موسم کتنا پیارا ہو جائے گا! یقیناً اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ مسلمان بھائی سے مسکرا کر ملنے سے اِن شاءَ اللہ الکریم ہر طرف محبت بھری فضا قائم ہو جائے گی۔

امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی بارگاہ میں وقتاً فوقتاً مختلف لوگ ملاقات کے لئے حاضر ہوتے رہتے ہیں اور آپ ہر ایک سے مسکرا کر ملتے ہیں، اس کے

www.dawateislami.net

بارے میں آپ سے سوال ہوا تو آپ نے جو کچھ ارشاد فرمایا وہ ملاحظہ کیجئے۔

مسکراہٹ کا تحفہ

سوال: مسکرانے کی بھی ایک حد ہوتی ہے، آخر کار اس سے بھی آدمی تھک جاتا ہے مگر آپ کو مسلسل دیکھا گیا ہے کہ آپ دورانِ ملاقات ہر ایک سے مسکرا کر ہی ملتے ہیں تو کیا آپ کو تھکاوٹ محسوس نہیں ہوتی؟

جواب: یہ تو موڈ موڈ کی بات ہوتی ہے لیکن میں کوشش کر کے اپنا موڈ اچّھا رکھنے کی کوشش کرتا ہوں اور مسکراتا رہتا ہوں کیونکہ مسکرانا سنّت ہے اور سنّت کی نیّت سے مسکرانے میں بھی ثواب ہے۔ کبھی کبھار تو میں نے نوٹ کیا ہے کہ مسلسل مسکرانے سے یہاں (گالوں میں) معمولی سا درد بھی محسوس ہوتا ہے لیکن میں زبردستی مسکراتا ہوں کیونکہ حدیثِ پاک میں ہے کہ مومن کے سامنے مسکرانا صدقہ ہے۔(ترمذی، 3/384، حدیث:1963) جو بے چارہ بڑی مشکل سے مجھ تک پہنچا ہے کیا پتہ میری اس مسکراہٹ سے اس کی دل جوئی ہو جائے۔ جس بیچارے کی دو گھنٹے لائن میں لگنے کے بعد باری آئی ہے میں اسے اور کچھ نہ دوں تو کیا ایک مسکراہٹ کا تحفہ بھی نہ دوں؟ اگر میں اسے مسکرا کر دیکھ لوں اور ماشاءاللہ کہہ کر پیٹھ تھپکا دوں اور سر پر ہاتھ پھیر دوں گا تو اس سے اس کی دل جوئی ہو جائے گی۔

(امیرِ اہلِ سنت کی کہانی انھی کی زبانی، قسط 11)

www.dawateislami.net

حضور کی مسکراہٹ

حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ہنسی مسکراہٹ ہوتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دانت مبارک اولوں کی طرح چمکتے تھے۔

(شمائل ترمذی، ص134، حدیث:215)

978-969-722-314-5
01082281

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92   0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net